

عُشر کے ضروری احکام و مسائل

عشر کے مسائل سے واقفیت اور اس کی ادائیگی کی جس قدر اہمیت ہے، اُسی قدر ان مسائل سے ناواقفیت اور عشر کی ادائیگی میں سستی کی جاتی ہے اور شرعی حکم ہونے کے باوجود عشر کی ادائیگی کو ایک بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جدید ترین اسبابِ زراعت اور عمدہ پیداوار حاصل کرنے کی کوشش کے باوجود پیداوار میں بے برکتی صاف ظاہر ہے۔ اسی اہمیت کے پیشِ نظر "عشر" کے اہم مسائل شائع کیے جا رہے ہیں، مزید مسائل جاننے کے لیے اپنے قریبی مستند حضرات علمائے کرام سے رجوع فرمائیں۔ ادارہ

۱)...... عشر کی تعریف:

عشر عربی لغت میں "دسویں حصے" کو کہتے ہیں۔ فقہاء کی اصطلاح میں زمینی پیداوار کے اُس مخصوص حصے کا نام ہے، جسے پیداوار سے نکال کر مستحقینِ زکوٰۃ کو دینا ضروری ہوتا ہے۔

حدیث شریف میں عشری زمین کی دو قسمیں قرار دی گئی ہیں:

☆...... جس میں پیداوار کا دسواں حصہ یعنی "عشر" ادا کرنا لازم ہے۔

☆...... جس میں بیسواں حصہ یعنی "نصف عشر" واجب ہوتا ہے، تاہم فقہی اصطلاح میں بعض اوقات دونوں کو ہی "عشر" کے عنوان سے تعبیر کر دیا جاتا ہے۔ (جواہر الفقہ، ج: ۳، ص: ۳۳۵)

۲)...... کون سی صورتوں میں عشر اور کون سی صورتوں میں نصف عشر واجب ہوگا؟

عشری زمین کی پیداوار میں عشر یا نصف عشر واجب ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ سیراب کرنے والے پانی پر اگر محنت یا خرچہ نہیں ہوتا (جیسے بارش، قدرتی چشمہ اور نہر سے ملنے والا مفت پانی وغیرہ) تو اس زمین کی پیداوار کا دسواں حصہ واجب ہوگا۔ اور اگر پانی پر محنت یا خرچہ ہوتا ہے جیسے کنویں سے بذریعہ ڈول یا بذریعہ رہٹ نکالا گیا پانی، ٹیوب ویل کا پانی اور وہ نہری پانی جس کا آبیانہ ادا کیا جائے تو اس صورت میں پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔

☆...... اگر کسی نہر کا پانی استعمال کرنے میں آبیانہ نہیں ہوتا البتہ اس کی کھدائی اور بند وغیرہ باندھنے میں محنت اور مشقت اُٹھانا پڑتی ہے تو اگر ہر سال اس کی کھدائی میں اتنی ہی محنت کرنا پڑتی ہے جتنی کہ پہلی مرتبہ کی کھدائی میں ہوئی تھی تو اس صورت میں پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا واجب ہوگا ورنہ دسواں حصہ ادا کیا جائے گا۔

☆...... اگر کسی کے ٹیوب ویل وغیرہ سے پانی خرید کر استعمال کیا تو اس صورت میں بھی پیداوار کا بیسواں حصہ واجب ہوگا۔

☆...... اگر کوئی زمین عشر والے اور نصف عشر والے (یعنی دونوں قسم کے) پانی سے سیراب کی جاتی ہو تو اس میں اکثر کا اعتبار ہوگا۔ اگر پہلی قسم کا پانی زیادہ استعمال ہوا تو پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرنا واجب ہوگا اور اگر دوسرا پانی زیادہ استعمال ہوا تو بیسواں حصہ ادا کرنا واجب ہوگا اور اگر دونوں پانی برابر ہوں تو عشر کا تین چوتھائی یعنی کل پیداوار کے چالیس حصے کر کے اس کا تیسرا حصہ ادا کرنا واجب ہوگا۔

۳)...... کون سی پیداوار پر عشر واجب ہے؟

پیداوار میں عشر واجب ہونے کے بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ جن چیزوں کا اُگانا یا اُنہیں ذریعہ آمدنی بنانا مقصود ہو، اُن میں عشر واجب ہے جیسے گندم، جو، چاول، چنا، مکئی، جوار، باجرہ، ہر قسم کی ترکاریاں، پھول، کھجوریں، آم، مالٹے، امرود یا دیگر پھل، اسی طرح گنا، کھیرے، بینگن اور اس قسم کی دیگر اشیاء جیسے اخروٹ، بادام، زیرہ اور دھنیا وغیرہ۔

☆...... جو پیداوار زمین کی مقصودی آمدنی نہیں ہوتی (بلکہ عام طور پر خودبخود اُگ آتی ہے یا پیداوار کے تابع ہوتی ہے) جیسے نرکل، جھاؤ، گندم کا بھوسہ، کپاس کی لکڑیاں اور خودرو گھاس وغیرہ، ان میں عشر واجب نہیں البتہ، اگر ان میں سے کسی چیز کو پیداوار یا آمدنی کی غرض سے یا ذاتی استعمال کے لیے لگایا گیا تو اس میں بھی عشر ادا کرنا واجب ہوگا۔

(ھندیہ ج:۱، ص:۱۸۶، شامیہ ج:۲، ص:۳۲۷)

۴)......عشر کے واجب ہونے کی شرائط:

عشر کے وجوب کے لیے بنیادی طور پر چار شرائط کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱)...... پیداوار کے مالک کا مسلمان ہونا۔ کافر پر عشر واجب نہیں۔

(۲)......زمین کا عشری ہونا۔ خراجی زمین کی پیداوار پر (یعنی وہ زمین جو کسی غیر مسلم کی ملکیت میں ہو یا کسی مسلمان نے غیر مسلم سے خرید لی ہو یا اُس زمین کو خراجی پانی سے سیراب کیا جاتا ہو تو) عشر واجب نہیں۔

(۳)...... زمین سے پیداوار کا حاصل ہونا۔ اگر زمین کاشت نہ کی جائے یا کاشت تو کی لیکن پیداوار حاصل نہ ہوئی تو بھی عشر واجب نہیں۔

(۴)...... پیداوار ایسی چیز ہو جس کا اُگانا یا اُسے ذریعہ آمدنی بنانا مقصود ہو۔

(جواہر الفقہ: ۲/۲۷۷، بدائع، ۲/۵۴۔۵۸)

۵)......وجوبِ عشر کے لیے نصاب:

مفتی بہ قول کے مطابق عشر واجب ہونے کے لیے پیداوار کی کوئی خاص مقدار متعین نہیں، بلکہ جتنی پیدوار بھی حاصل ہو، اُس کا عشر ادا کیا جائے گا، البتہ اگر حاصل ہونے والی پیداوار کی مقدار نصف صاع (پونے دو سیر) سے بھی کم ہو تو اُس صورت میں عشر واجب نہیں۔ (شامی، ۲/۳۲۶)

۶)......کیا سال گزرنا شرط ہے؟

عشر واجب ہونے کے لیے پیداوار پر سال گزرنا ضروری نہیں، بلکہ جب بھی پیدوار حاصل ہو اور جتنی مرتبہ حاصل ہو، اُس پر ہر مرتبہ عشر ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ (شامیہ: ۲/۳۲۶)

۷)......اگر پانی مفت ہو لیکن دیگر اخراجات ہوں تو عشر ہے یا نصف عشر؟

واضح رہے کہ عشر کے بجائے نصف عشر کا حکم پانی کے خرچہ یا اُس پر ہونے والی محنت کی وجہ سے ہوتا ہے، لہٰذا اگر آپ اپنی زمین کو ایسے پانی سے سیراب کرتے ہیں جس کی وجہ سے عشر واجب ہوتا ہو جیسے بارانی یا مفت ملنے والا نہری پانی تو محض کھاد، بیج اور اسپرے وغیرہ کے خرچ کی وجہ سے حکم میں تبدیلی نہیں آئے گی اور بدستور عشر ہی واجب رہے گا۔ (مبسوط: ۳/۴)

۸)......آبیانہ کی رقم عشر میں شمار ہو سکتی ہے؟

حکومت زمینداروں سے جو رقم آبیانہ کے طور پر وصول کرتی ہے، دراصل یہ اس پانی کا محصول ہوتا ہے جو حکومت نہروں کے

ذریعے عوام الناس کو مہیا کرتی ہے۔ یہ رقم عشر کے حکم میں نہیں لہٰذا اس رقم کو عشر میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ آبیانہ کی وجہ سے پیداوار سے عشر یعنی دسویں (۱/۱۰) حصہ کے بجائے پیداوار کا نصف عشر یعنی بیسواں (۱/۲۰) حصہ نکالا جائے گا۔ (شامی: ۲/۳۲۸)

۹)......اگر پانی خرید کر زمین کو سیراب کیا جائے، تو عشر کا حکم:

عشری زمینوں میں اگر زمین کی آب پاشی پر کچھ خرچہ یا محنت کرنی پڑے، تو اس صورت میں نصف عشر واجب ہوتا ہے، لہٰذا مذکورہ صورت میں نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ ادا کرنا واجب ہوگا۔ (الدر المختار مع الرد: ۲/۳۲۸)

۱۰)......کیا عشر ادا کرنے کے لیے زرعی اخراجات منہا کیے جائیں گے؟

باغ اور کھیتی سے حاصل شدہ پیداوار پر جتنے اخراجات ہوتے ہیں، یعنی زمین کو کاشت کے قابل بنانے سے لے کر پیداوار حاصل ہونے اور اس کو سنبھالنے تک جو اخراجات ہوتے ہیں مثلاً ہل چلانا، زمین کو جڑی بوٹیوں سے خالی کرنا، اُسے ہموار کرنا، تخم ریزی کرنا، آب پاشی کرنا، کھاد ڈالنا، حفاظت کے لیے اسپرے کرنا، مزدوروں کو کٹائی وغیرہ کی اُجرت دینا، غرض یہ کہ پیداوار حاصل ہونے تک تمام مراحل میں جتنے اخراجات آتے ہیں، وہ فقہی اصطلاح میں "مؤونۃ الزرع" کہلاتے ہیں۔ بلاشبہ یہ خرچے عشر ادا کرنے سے پہلے پیداوار سے منہا نہیں کیے جائیں گے، بلکہ پوری پیداوار سے عشر (دسواں یا بیسواں حصہ) نکالا جائے گا۔

۱۱)......کاشت کرنے یا کھیتی اُگنے سے پہلے عشر ادا کیا جاسکتا ہے؟

اگر فصل کاشت کرنے سے پہلے پیداوار کا عشر نکال دیا تو وہ کافی نہ ہوگا، بلکہ پیداوار حاصل ہونے پر دوبارہ عشر نکالنا واجب ہوگا۔ اسی طرح اگر کاشت کرنے کے بعد کھیتی کے اُگنے سے پہلے عشر نکالا تو وہ بھی کافی نہ ہوگا۔ البتہ اگر کھیتی اُگ گئی مگر ابھی پکی نہیں یا ابھی کاٹی نہیں گئی تو اس صورت میں اس کا عشر ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا۔ (ھندیہ: ۱/۱۸۶)

۱۲)......ایک فصل کے ساتھ اُگائی گئی دوسری فصلوں پر عشر کا حکم:

گندم یا کسی اور اہم فصل کے ساتھ اپنے ذاتی استعمال کے لیے کاشت کی جانے والی دیگر اشیاء (جیسے سرسوں، لوبیا، پیاز، ٹماٹر، بینگن وغیرہ) کی پیداوار میں بھی عشر واجب ہے خواہ اس کی مقدار کم ہو یا زیادہ۔ البتہ اگر ان کی پیداوار نصف صاع یعنی پونے دو سیر سے بھی کم ہو تو اس صورت میں عشر واجب نہیں۔ (بدائع: ۲/۱۸۰)

۱۳)......پیداوار فروخت کرنے کی صورت میں عشر کا حکم:

اگر کھیت یا باغ کی پیداوار پکنے سے پہلے فروخت کر دی گئی (اگرچہ اس طرح فروخت کرنے کے جواز و عدم جواز میں کچھ تفصیل ہے، جو بوقتِ ضرورت معلوم کی جاسکتی ہے) تو اس کا عشر مشتری یعنی خریدنے والے شخص پر ہوگا اور اگر پکنے کے بعد فروخت کی تو پیداوار کا عشر

بائع یعنی فروخت کرنے والے پر ہوگا اور اگر پیداوار کے ساتھ زمین بھی فروخت کردے تو اس صورت میں بھی وہی حکم ہے، جو پیداوار فروخت کرنے کی صورت میں ہے۔ (شامیہ:۲؍۳۳۳)

۱۴)...... جانوروں کو کھلائے جانے والے چارے میں عشر کا حکم:

جو چارہ جانوروں کو کھلانے کے لیے کاشت کیا جاتا ہے، اُس میں بھی عشر یا نصف عشر واجب ہے۔ (فتاوی الانقرویہ:۱؍۱۰)

۱۵)...... بار بار اُگنے والی سبزیوں میں عشر کا حکم:

جتنی بار سبزی کاٹی جائے گی اُتنی بار عشر ادا کرنا ضروری ہے، صرف ایک بار عشر ادا کرنا کافی نہیں۔ (شامی:۲؍۳۲۶)

۱۶)...... مزارعت میں عشر کس پر ہے؟

عشری زمین اگر مزارعت (بٹائی) پر دی جائے تو اُس صورت میں زمیندار اور کاشتکار دونوں پر اُن کے حصہ میں آنے والی پیداوار کے بقدر عشر واجب ہوگا۔ چاہے تقسیم سے پہلے مشترک پیداوار سے ادا کریں یا تقسیم کے بعد اپنے طور پر الگ الگ ادا کریں۔

(شامی:۲؍۳۳۵)

۱۷)...... زمین ٹھیکے پر دینے کی صورت میں پیداوار کا عشر کس پر ہوگا؟

زمین ٹھیکے (اُجرت، مستاجری) پر دینے کی صورت میں وجوبِ عشر کے سلسلے میں فقہاء کے تین اقوال ہیں:

(۱)...... صاحبین اور ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ کا مذہب یہ ہے کہ عشر مطلقاً مستاجر (ٹھیکہ دار، کاشت کار) پر ہے۔

(۲)...... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ عشر مطلقاً موجر (زمین کے مالک) پر ہے۔

(۳)...... علامہ شامیؒ نے مذکورہ اقوال میں تطبیق دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر موجر (زمین کا مالک) پوری اُجرت وصول کرے تو عشر زمین کے مالک پر ہے اور اگر زمین کی غرامات ومؤنت (پیداوار کے تمام اخراجات) مستاجر کے ذمہ ہونے کی وجہ سے کم اجرت وصول کرے تو پھر عشر مستاجر پر ہے۔

اور اس سلسلہ میں مناسب بھی یہی ہے کہ زمین ٹھیکہ پر دیتے ہوئے پہلے سے یہ طے کرلینا چاہیے کہ عشر کون فریق ادا کرے گا، اگر مالک زمین نے ادا کرنا ہے تو ٹھیک! اور اگر یہ طے پائے کہ عشر مستاجر یعنی کاشت کار نے ادا کرنا ہے تو اس صورت میں، مالک زمین کو چاہیے کہ اُجرت میں بھی کچھ تخفیف کردے۔ تاہم اگر یہ بات پہلے سے طے شدہ نہ ہو اور مالک زمین اور کاشت کار، دونوں میں سے کوئی بھی عشر ادا کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو ایسی صورت میں فریقین کو چاہیے کہ وہ کسی مستند دار الافتاء یا مستند مفتی صاحب سے رابطہ کر کے صورتِ حال بتا کر حکم معلوم کرلیں تاکہ شرعی فریضہ ادا ہو سکے اور ہر فریق اپنی ذمہ

داری سے سبکدوش ہو سکے۔

۱۸)......عشر کے مصارف:

وہ لوگ جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں، وہ عشر کے بھی مستحق ہیں، لہٰذا عشر کی رقم یا جنس ایسے لوگوں کو دی جاسکتی ہے جو مستحق زکوٰۃ ہوں۔

☆......مستحق زکوٰۃ سے مراد وہ مسلمان ہے جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی یا اُتنی مالیت کے بقدر نقد رقم یا اُتنی مالیت کا ضرورت سے زائد سامان نہ ہو۔ اسی طرح وہ شخص بھی عشر وزکوٰۃ کا مستحق ہے جس کے پاس کچھ سونا، کچھ چاندی، کچھ نقد رقم اور کچھ ضرورت سے زائد سامان تو ہو لیکن اُن کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کے برابر نہ ہو اور وہ شخص ہاشمی سید بھی نہ ہو۔

(بدائع: ۲/۴۹،۴۸)

☆......اگر کسی کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر مذکورہ بالا اشیاء میں سے سب یا بعض ہوں یا وہ شخص ہاشمی سید ہو تو وہ عشر وزکوٰۃ کا مستحق نہیں ہوگا۔

۲۰)......امام مسجد کو عشر دینے کا حکم:

کسی عمل کی اُجرت کے طور پر عشر یا زکوٰۃ دینا جائز نہیں، لہٰذا مسجد کے امام ہونے کی حیثیت سے اُجرت کے طور پر اُسے عشر کی گندم دینا جائز نہیں، بلکہ الگ سے اُجرت دینا لازم ہے۔ البتہ اگر وہ امام مسجد مستحق زکوٰۃ بھی ہے تو غریب اور مستحق زکوٰۃ ہونے کی وجہ سے اُسے عشر والی گندم دی جاسکتی ہے۔

۲۱)......گزشتہ سالوں کا عشر ادا کرنے کا طریقہ:

گزشتہ سالوں کی وہ پیداوار جن کا عشر ادا نہیں ہوا، اُن کا عشر نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ محتاط اندازے کے مطابق اتنی پیداوار کی قیمت لگا کر اُس کا عشر نکالا جائے۔ جتنی مقدار کا اندازہ بنے یا تو اتنی مقدار غلہ سے ادا کرے یا اتنے غلہ کی موجودہ قیمت ادا کرے، گزشتہ سالوں کی قیمت ادا کرنا کافی نہیں۔

البتہ یہ واضح رہے کہ عشر ادا کرنے کے لیے پیداوار کی موجودہ قیمت (یعنی یومِ اداء کی قیمت) کا اعتبار کیا جائے گا۔

(بدائع: ۲/۲۲)

لوٹ: عشر کے مذکورہ بالا مسائل میں سے اکثر مسائل "عشر وخراج کے ضروری احکام" (مؤلفہ: حضرت مولانا اعجاز احمد صمدانی صاحب زید مجدھم، استاذ جامعہ دار العلوم کراچی) سے لیے گئے ہیں۔ (ادارہ)



1️⃣علماء💐دیوبند🍃لائبری ری1️⃣

Created by You, 7/25/18

Description

Muhammad Abrar Aslam:
https://chat.whatsapp.com/AZDTNVsqEBGCwpKXjKrptS
03004545376

اصول و ضوابط

👈 اس گروپ میں مسلک اهل سنت والجماعت دیوبند کی کتابیں بھیجی اور طلب کی جاسکتی هیں

👈 کتاب طلب کرنے کے لیے کتاب کا نام اردو میں لکھ کر بھیجیں وائس بھیجنے کی اجازت نہیں ھے

👈 کتاب طلب کرنے کے بعد 24 گھنٹے انتظار فرمائیں دوبارہ میسیج بھیجنے کی ضرورت نہیں ھے

👈 آپ کے موبائل میں جو کتابیں ہیں اشاعت اسلام کی نیت سے تھوڑی تھوڑی کر کے بھیجتے رھیں تاکہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ کا باعث بنے اور آپ اجرعظیم کے مستحق ھوں